سوال

(354) عورت کو نہ تو طلاق دینا نہ نباہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں عرصہ تین سال سے شادی شدہ ہوں میرا خاوند ناگفتہ بہ غیر اخلاقی حرکات کا عادی ہے ۔ میں تین سال سے اپنے والدین کے ہاں قیام پذیر ہوں ۔ اس دوران مجھے کوئی نان ونفقہ نہیں دیا گیا ۔ برادری کے طور پر میرے والدین نے باہمی صلح کی بہت کوشش کی ہے لیکن میرا خاوند اس پر آمادہ نہیں ہوا ۔ اس کا کہنا ہے کہ نہ تو نباہ کرنا اور نہ ہی طلاق دینا ہے ۔ اب قرآن وحدیث کی روشنی میں میرے متعلق جو حکم ہے اس کی نشاندہی کی جائے تاکہ میں مستقبل کے متعلق کوئی واضح فیصلہ کر سکوں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں طلاق دینا اگرچہ خاوند کا حق ہے ، لیکن یہ بھی زیادتی ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں اور ان دونوں میں کسی طرح نباہ نہ ہو سکتا ہو ، مگر شوہر طلاق دینے پر آمادہ بھی نہ ہو تو سنگین حالت میں بھی عورت اپنے خاوند کا ظلم و ستم برداشت کرتی رہے اور خاوند کی طرف سے طلاق کے انتظار میں اپنی زندگی کو اجیرن بنائے رکھے ۔ اس صورت میں اسلام نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کو کچھ دے دلا کر اس سے طلاق حاصل کرے ۔ اس طرح طلاق لینے کو شریعت کی اصطلاح میں خلع کہا جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے : ’’اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ طے ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے خاوند کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی اختیار کرے ۔‘‘ [۲/البقرہ : ۲۲۹]

حدیث میں ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حق مہر واپس دے کر اپنے خاوند سے خلع حاصل کر لیا تھا ۔ [ابوداؤد، الطلاق : ۵۲۷۶]

خلع کی صورت میں بہتر ہے کہ عورت باہمی رضامندی سے اپنے گھر میں ہی کوئی معاملہ طے کر لے ۔ اگر خاوند اس پر رضامند نہ ہو ، جیسا کہ صورت مسؤلہ میں ہے تو عورت کو چاہیے کہ وہ حاکم وقت یا اس کی قائم کردہ عدالت میں حاضر ہو کر استغاثہ پیش کرے اور بذریعہ عدالت اپنے خاوند سے خلع حاصل کرے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دینا کہ تم اپنا باغ واپس لے لو اور بیوی کو طلاق دے دو ۔ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ میاں بیوی میں ناچاقی کے وقت عورت کی درخواست پر خلع کروانا عدالت کا کام ہے ۔ بشرطیکہ وہ عدالت اپنے طور پر مطمئن ہو جائے کہ فریقین کے لئے باہمی معاشرت میں احکام الٰہیہ کی پابندی کرنا ممکن نہیں ہے ۔ صورت مسؤلہ میں اگر واقعی خاوند اپنی بیوی کو طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہے تو شریعت نے عورت کو حق دیا ہے کہ وہ عدالت کے ذریعے خلع کی ڈگری حاصل کرے ، پھر تاریخ اجرا سے عدت گزارنے کے بعد نکاح ثانی کرے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب